رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷ — تو پاک باش برادر مدار از کس باک (سعدی) — Registered No. L 77

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب)

(مینیجر شیخ یعقوب علی تراب)

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

نمبر ۳۵ | قادیان دار الامن و الامان - مورخہ ۱۵ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء مطابق ۲ رجب سنہ ۱۳۱۶ھ | جلد ۲

"ٹریکٹ سیریز"

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنیکے لیے ہمنے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر دفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کیجاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہوجایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے مؤید ہوجائیں اور سو سو ٹریکٹ عہ فیصدی کے حساب سے خریدلیں تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہوسکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کردیا کریں۔ اور تقسیم کیلیے یہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیجدیا کریں اور وہ تقسیم ہوجایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کرینگے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ ہم کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملاکر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں پوری سو درخواستیں جمع ہوجانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے۔ مینیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

صحت جسمانی کے طلبگار ہو اسکو پڑھو اور ایک دفعہ ضرور آزماؤ !!!

سچائی کا فیصلہ

صداقت ابھی زمانہ میں موجود ہے اور ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہیں سچائی کا امتحان ضروری ہے

نوٹ

پرچہ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگا۔ فرمائشوں کی تعمیل قیمت طلب پارسل سے ہوگی محصول وکمیشن ڈاک بذمہ خریدار درخواستیں بنام مشتہر مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں ✤

نوٹ

درخواست کنندہ کو لازم ہے کہ مرض کا مفصل حال بقید عمر تحریر کرے اور اپنا پتہ خوشخط لکھے اور جس اخبار سے اشتہار ملا ہو اسکا حوالہ دے غرباء فی خرچ روانگی دوا درخواست کیساتھ روانہ کریں۔ امراء سے قیمت دوا اور محصول ڈاک علاوہ

سچے اور جھوٹے کو خود پرکھ لو اگر استعمال حسب ترکیب سے فائدہ نہو تو اپنے بیان جتنی قیمت واپس لو یہ کامل ثبوت سچائی کا ہے ✤

[illegible]

[illegible]

دوائی ہاضمہ

بدہضمی - دردشکم - قراقر - نفخ - امتلاء کھٹے ڈکار - ضعف معدہ کو دور کرنے اور بھوک لگانے کو مفید ہے - قیمت فی ڈبیہ جو کوئی آدمی تصدیق کسی معزز کی کرادے غرباء کو ... خرچ روانگی مفت

خارش کی حکمی دوائی

تین دفعہ کے لگانے سے فائدہ کلیہ حاصل ہوتا ہے اور اسکے جادو نما اثر کو تصدیق کرنا پڑتا ہے قیمت فی پڑیہ ... اور غرباء کو بتصدیق کسی معزز کے صرف خرچ روانگی پر مفت

اعجاز مسیحی

اعصاب کی کمزوری اور ... نقصانات جو جوانی کی غلط کاریوں کا نتیجہ ... ہوکر نامرد ہو ... در حقیقت اسم با مسمی ... قیمت ... [illegible]

دوائی آتشک

یہ عجیب الخواص حکمی دوائی اس شدید مرض کو ایک ہفتہ میں دور کر دیتی ہے خوبی یہ ہے کہ منہ نہیں آتا۔ نہ گوشت پلاؤ - ترش سے پرہیز ... عادی کو اسکی بھی اجازت ہے قیمت ... [illegible]

سرمہ سلیمانی

ایک فقیر صاحب کی ایجاد - دھند - غبار - تاریکی چشم - ضعف بصر - سرخی - پھولا - موتیا بند کو اکسیر ہے۔ چھ ماہ کے استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے۔ اور آنکھ کبھی بند نہیں ہوتی قیمت فی تولہ ... اطباء دیگر بھائیوں سے پہلی دفعہ بغرض تجربہ فی تولہ ...

سفوف و مرہم آتشک

اصلاح زخم کے واسطے صرف ۳ تین پڑیاں کفایت ہیں زخم پہلے دن خشک - اور تین دن میں بالکل اچھے ہو جاتے ہیں قیمت فی پڑیہ آٹھ آنے غرباء کو بتصدیق کسی معزز کے ۲ خرچ روانگی پر مفت ✤

عصائے پیری

رعشہ اور جریان کو مفید۔ قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی و ذریعہ لطف زندگانی - ... الفاظ کی ضرورت نہیں تجربہ شاہد کافی ہے۔ قیمت تین روپے

دوائی وجع المفاصل

یہ بے نظیر اور نہایت مفید دوائی ہے - سالہا سال کے جکڑے ہوئے اور بیکار شخص صحیح و سالم ہوئے ہیں - قیمت صرف پانچ روپیہ ...

تریاق سوزاک

سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہو تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے - درد اور جلن تو پہلے ہی دن دور ہو جاتا ہے - درحقیقت اسم با مسمی ہے - قیمت چھ خوراک دو روپیہ

جادو کی گولی

جسم کے کسی حصہ میں جنعی یا ریحی درد ہو نعوذ باللہ ایک گولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے - قیمت فی گولی ... فی درجن ایک روپیہ

[illegible]

[illegible]

حبوب بواسیر

جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ ہماری حبوب کو ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔ سوجی سوزش اور ٹیس پہلے دن بند - اور ۲۱ دن میں فائدہ کلی ہو جاتا ہے قیمت ...

لگانیکی دوائی بواسیر

اس دوائی کے لگانے سے ۳ دن میں مسے خشک ہوکر خودبخود گر جاتے ہیں - اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی - اسکو اکسیر کہنا بجا ہوگا قیمت تین روپے

دوائی [illegible]

[illegible]

المشتہر خاکسار غلام احمد مرکان منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

مکتوبات امام الزمان

فتوح الغیب کے صفحہ ۳۱ کی شرح

اور مقامات ناسوتی - جبروتی - ملکوتی - لاہوتی - کی حقیقت

مخدومی مکرمی اخویم ...... سلمہ اللہ تعالیٰ -

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' - یہ عاجز دعا ء سے غافل نہیں مگر ہر ایک امر وقت پر موقوف ہے اور آپ میں آثار سعادت اور رشد کے ظاہر ہیں کہ آپکی حقیقت بینی پر نظر ہے اور صدق اور خلوص اور وفا اور حسن ظن کا خلق موجود ہے پس یہہ وہ چیزیں ہیں کہ جسکو مولیٰ کریم کیطرف سے عطا کیجاتی ہیں اسکے لئے استقامت کا عطا ہونا ساتھ ہی مقدر ہوتا ہے خداوند تعالیٰ بغایت درجہ کریم ورحیم ہے وہ جسدل میں ایک ذرہ بھی اخلاص اور صدق پاتا ہے اُسکو ضایع نہیں کرتا - آپ بعض اپنے دوستونکی تغیر حالت سے دل شکستہ نہوں - مولوی صاحب کی وہ حالت ہے کہ نہ انہوں نے ارادت کے وقت اس عاجز کو شناخت کیا اور نہ فسخ ارادت کے وقت پہچانا سو انکی نہ ارادت قابل اعتبار تھی اور نہ اب فسخ ارادت معتبر ہے ارادت اور فسخ ارادت وہی معتبر ہے جو علی وجہ البصیرت ہو اور اگر علی وجہ البصیرت نہیں تو کچھ بھی نہیں - مسجد کا زینہ طیار ہو گیا ہے عجب فضل الٰہی ہے کہ شاید پرسوں کے دن یعنے بروز سہ شنبہ مسجد کیطرف نظر کی گئی تو اسیوقت خداوند کریم کی طرف سے ایک اور فقرہ الہام ہوا اور وہ یہ ہے فیہ برکات للناس - یعنے اس میں لوگوں کے لئے برکتیں ہیں **فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک** ہر سہ حصہ کی کتابیں اگرچہ اسوقت زبانی یاد نہیں مگر شاید قریب دوسو کے کتاب باقی ہوگی صفحہ ۳۱ فتوح الغیب کی شرح یہ ہے - کہ سالک کا چار حالتوں پر گذر ہوتا ہے - اور حالت چہارم سب سے اعلیٰ ہے اور وہی ترقیات قرب کا انتہائی درجہ ہے جس پر سلسلہ کمالات ولایت کا ختم ہوجاتا ہے تفصیل اسکی یہ ہے -

کہ پہلی حالت وہ حالت ہے کہ جب انسان ناسوتی اندیشوں میں مبتلا ہوتا ہے اور شتر بے مہار کی طرح جو چاہتا ہے کھاتا ہے اور جو چاہتا ہے پیتا ہے اور جسطرف چاہتا ہے چلتا ہے سو وہ اسی حالتمیں ہوتا ہے کہ ناگاہ حضرت خداوند کریم اُسپر نظر کرتا ہے اور باطنی اور ظاہری طور پر توبہ کا سامان اوس کے لئے میسر کر دیتا ہے - باطنی طور پر یہہ کہ یک بیک ایک جذبہ تو یہ خداوند کریم کیطرف سے اُس کے شامل حال ہوجاتا ہے اور وہی جذبہ درحقیقت واعظ باطنی ہے اور اُسی سے فسق و فجور کی زنجیریں ٹوٹتی ہیں اور انسان اپنے نفس میں قوت پاتا ہے کہ نفس امارہ کی پیروی سے دستکش ہوجائے اور اگرچہ پہلے اس سے ایک اور کمزور جیسا واعظ بھی انسان کے نفس میں موجود ہے جسکو لمتہ الملک سے تعبیر کرتے ہیں اور وہ بھی نیکی کے لئے سمجہاتا رہتا ہے اور نیک کام کرنے پر فی الفور گواہی دیتا ہے کہ تو نے یہ اچھا کام کیا ہے اور بدکام کرنے پر فی الفور گواہی دیتا ہے کہ تو نے یہ بدکام کیا ہے یہاں تک کہ چور چوری کرنے کے بعد اور زانی زنا کے بعد اور خونی خون کرنے کے بعد کبھی کبھی باوجود ان سخت پردوں کے اسی لمتہ الملک کے آواز سن لیتا ہے یعنی اُسکا دل فی الفور اُسے کہتا ہے کہ یہ تو نے اچھا کام نہیں کیا بُرا کیا ہے لیکن چونکہ یہ ضعیف واعظ ہے اس لئے اسکا وعظ اکثر بیفایدہ جاتا ہے اور اگرچہ اسکے ساتھہ کوئی واعظ ظاہری ملجائے یعنے کوئی صالح انسان نصیحت بھی کرے تب بھی کچھہ کار براری کی امید نہیں کیونکہ نفس سخت اژدہا ہے کمزوروں سے وہ قابو میں نہیں آتا اور اگر کچھہ مغلوب بھی ہوجاتا ہے تو صرف اسیقدر کہ عارضی اور بے بنیاد توبہ کرتا ہے اور حقیقی سعادت کی تبھی نسیم چلتی ہے کہ جب جذبہ الٰہی شامل حال ہو سو کامل واعظ جو باطنی طور پر بھیجا جاتا ہے جذبہ ہے اور ظاہری طور پر توبہ کا یہ سامان میسر ہوجاتا ہے کہ کسی صالح کی صحبت میسر آجاتی ہے اور فسق وفجور کی مہلک زہر سے اطلاع ہوجاتی ہے سو یہ دونوں مل کر چکی کے دوپاٹ کیطرح نفس امارہ کو پیس ڈالتے ہیں اور بجبر واکراہ معاصی اور فسق وفجور سے جدا کرتے ہیں سو یہ دوسری حالت ہے کہ جو ترقیات قرب کی راہ میں سالک کو پیش آتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس حالت کا نام جبروتی حالت ہے - کیونکہ وہ جبر اور اکراہ کے ساتھہ نفسانی خواہشوں سے باہر آتا ہے اور جذبہ باطنی اپنے طور پر اور واعظ ظاہری اپنے طور پر اُس پر جبر کرتا ہے اور اوقات نفسانیہ سے سختی اور درشتی کے طور پر الگ کر دیتے ہیں پھر جب اس پر عنایت اللہ اُسکو قایم کر دیتی ہے تو اوس کے لئے خدا کے حکموں پر چلنا اور اُس کی نہی سے پرہیز کرنا آسان کیا جاتا ہے اور شوق اور ذوق اور اُنس سے اُسکو حصہ دیا جاتا ہے پس وہ اس جہت سے کہ خدا تعالیٰ کی طاعت اور فرمانبرداری بلاتکلف اُس سے صادر ہوتی ہے اور جو حالت دوئیم میں بوجہ اور ثقل تہا وہ دور ہوجاتا ہے اس لئے وہ ملایک سے تشبیہ پیدا کر لیتا ہے اور یہ حالت ملکوتی حالت ہے اس حالت میں سالک کا اکل و شرب اور ہر ایک مابہ الاحتیاط امر سے وابستہ ہوتا یعنے ہوا و ہوس کے اتباع سے بکلی رستگار ہوجاتا ہے اور وہی بجا لاتا ہے جس کے بجا لانے کے لئے شرعاً یا الہاماً مامور ہو - بعد پھر بعد اس کے حالت چہارم ہے جسکو لاہوتی حالت سے تعبیر کرنا چاہیئے اور جب سالک اُس حالت تک پہونچایا جاتا ہے تو صرف یہی بات نہیں کہ اپنے ہوا وہوس سے خلاصی پاتا ہے بلکہ بکلی اپنے ہوا وہوس سے اور نیز اپنے ارادہ سے محو ہوجاتا ہے تب انسان خدا کے ہاتہہ میں ایسا ہوتا ہے جیسا مردہ بدست زندہ ہوتا ہے اور الوہیت اُس فانی پر اپنی تجلیات تامہ ڈالتی ہے اور ارادات ربانی علیٰ وجہ البصیرت اُس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور وہ خدا کی طرف سے صاحب علم صحیح ہوتا ہے اور ہر یک ابتلاء اور آزمایش سے باہر آجاتا ہے اور یہ مرتبہ ملایک سے برتر ہے ملایک کو یہ حالت چہارم جو غلبہ عشق سے پیدا ہوتی ہے عطا نہیں ہوتی یہ خالص انسان کے حصہ میں آئی ہے **وذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء** اور جیسی بصیرت کاملہ اسی حالت سے مخصوص ہے ایسا ہی صلاحیت کاملہ بھی اسی حالت سے وابستہ ہے کیونکہ پہلی حالتیں نقصان علمی وعملی سے خالی نہیں ہیں بلکہ نقصان علمی وعملی انکے لازم حال پڑا

ہوا ہے کیونکہ خدا ہیں اور انہیں اپنا وجود حائل ہے پس وہی وجود ایک حجاب بنکر علم اور اخلاص کے ناقص رہنے کا موجب ہے لیکن حالت چہارم میں وجود بشری بکلی اُٹھہ جاتا ہے اور کوئی حجاب درمیان میں نہیں رہتا اور اس حالت عارف کا اکل و شرب اور ہر ایک مابہ الاحتظاظ اُسکے شعور اور ارادہ سے نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک پودے کیطرح بے حس و حرکت ہے اور مالک جب مناسب دیکھتا ہے تو اُسکی آبپاشی کرتا ہے۔ اُسکو اس طرف خیال بھی نہیں آتا کہ میں کیا کھاؤں گا اور کیا پیونگا اور جیسے ایک شیر خوار کو خواہ کوئی لات مارجائے خواہ پیار دیجائے یکساں ہوتا ہے ایسا ہی وہ جام عشق سے مست و مدہوش ہے اور اپنے نفس کے انتظاموں سے فارغ ہے سو جیسے مادر مہربان اپنے نادان بچے کو وقت پر آپ دودھ پلاتی ہے اور اُسکی بالشت تا بالشت کی آپ خبر رکھتی ہے ایسا ہی خداوند کریم اس ضعیف اور عاجز بندہ کا کہ جو اُسکی محبت کے سخت جذبہ سے یکبارگی اپنے وجود سے اور اُسکے نفع و نقصان کے فکر سے کھویا گیا ہے آپ متولی ہوتا ہے یہاں تک کہ اُسکے دوستوں کا آپ دوست اور اُسکے دشمنوں کا آپ دشمن بن جاتا ہے اور جو کچھ اُسکو اپنے دوستوں اور دشمنوں سے معاملہ کرنا چاہیئے تہا وہ اُسکی جگہ آپ کرتا ہے غرض اُسکے سب کاموں کو آپ سنبھالتا ہے اور اُسکے سب شکست ریخت کی آپ مرمّت کرتا ہے اور وہ درمیان نہیں ہوتا اور نہ کسی بات کا خواستگار صفحہ ۲۳۰ کے سر پر یہ عبارت ہے

شیا کل یا الھی یعنے تیسری حالت کا سالک مرحمت کے ساتھہ کھاتا ہے۔ اور پھر صفحہ ۲۳۱۔ میں حالت چہارم کے قرب کی نسبت بھی لکھا ہے۔ فیقال له [illegible] والفضل یعنے اُسکو بھی کھانے [illegible] امر ہوتا ہے تو ان دونوں امروں میں فرق [illegible] کہ حالت سیوم میں تو سالک کے [illegible] وہ مخفی ہوتا ہے اور اُسکا یہ مشرب ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ فلاں حظ کے اُٹھانے کے لئے مجھے اجازت فرمادے تو میں اوسکو اُٹھاونگا اور گو وہ [illegible] سے پاک کیا جاتا ہے لیکن متابعت

امر کے پیرایہ میں وہ حظ حاصل کرنا چاہتا ہے کیونکہ بقایا نفس کے ابھی موجود ہوتے ہیں مگر حالت چہارم میں مقرب کامل کیطرف سے بالکل ارادہ نہیں ہوتا خود خدا تعالیٰ بطور بلطف و احسان کے کسی مابہ الاحتظاظ کو اُسکے لئے میسر کر دیتا ہے اور جیسے مادر مہربان اپنے بچے کو جگاکر دودھ پینے کی ہدایت کرتی ہے ویسا ہی وہ اُسکو جگاکر کسی حظ کے اُٹھانے کے لئے تحریک کرتا ہے سو وہ تحریک سراسر اُسی کی شفقت سے اور فضل اور عنایت سے ہوتی ہے۔ ۳۰ اگست ۱۸۹۳ء مطابق ۲۲ شوال ۱۳۱۰ھ

قرآن کریم پر لطیف نوٹ

نمبر دوازدہم

بقیہ رکوع ۳ سورۃ البقر

ولھم فیھا ازواج مطھرۃ وھم فیھا خالدون

کیا انسان جو فطرتاً کسی رفیق اور غمگسار کی صحبت اور موانست چاہتا ہے بہشت میں جبکہ کسی محبس و زندان کیطرح یکہ و تنہا چھوڑا جاویگا نہیں (بلکہ اوسمیں اوسکے لئے پاکیزہ رفیق ہونگے) اور پھر یہ نہیں کہ بعض ناعاقبتوں کے خیال کے موافق کہ چند روز نجات و آرام پاکر دار النجات سے نکالے جائیں گے نہیں (ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہیں رہیں گے)۔

ہم نے گذشتہ نمبر میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اس آیت کے اس ٹکڑے پر ایک بحث کریں اور اوسکے ضمن میں اون اعتراضات پر روشنی ڈالیں جو ناعاقبت اندیش مخالف اس پر کیا کرتے ہیں اس سے پیشتر کہ ہم اون اعتراضات پر نظر کریں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بالاختصار ہم اس امر کو بیان کر دیں کہ بہشت میں دنیوی نعمتوں کی طرز پر نعمتیں کیوں ہوں گی اس اعتراض کے کرنیوالے دو گروہ ہیں ایک تو عیسائی دوسرے آریہ جنکے ساتھہ ملے ہوئے کوتاہ اندیش نیچری بھی ہیں۔

اول الذکر کے لئے تو ہم اتنا ہی کہیں گے کہ کتب مقدسہ تورات و انجیل وغیرہ اس قسم کے وعدوں سے پر ہیں۔ اور ایسے ہی انعامات جنت کو بیان کرتی ہیں جو قرآن کریم بیان کرتا ہے۔ دیکھو...

فریق ثانی جو کسی حد تک اپنے آپ کو عقل پرست قرار دیتا ہے اونکے رفع اعتراض کی خاطر ہم بھی معقولی رنگ میں اس مضمون پر مختصر سی گفتگو کریں گے۔

اللہ تعالیٰ چونکہ مالک یوم الدین ہے جسکا خاصہ اور تقاضا یہ ہے کہ اپنی ملکیت تامہ سے ایسے کامل طور پر جزا دے کہ جزا یاب کو کامل طور پر معلوم ہو جاوے کہ اوسکے اعمال کا ثمرہ ہے اور اوس جزا کا وجود ایسا ہو کہ انسان کے دل اور روح اور جسم اور جان پر اوسکا یکساں اثر متحقق ہو۔ مگر وہ نادان اس کو کیونکر مان سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو مدبر بالارادہ ہستی نہیں مانتے۔ اور جو محدود نجات کے قایل ہیں کیونکہ پھر خدا کی خدائی کا سارا کاروبار پراگندہ ہوتا ہے اس موقعہ پر اس مسئلہ پر بحث کرنے کی ضرورت اور گنجایش نہیں اوسکو چھوڑتے ہیں۔

انسان چونکہ جسم اور روح دو مختلف چیزوں کی ترکیب سے بنا ہے اور یہ مرکب قالب ہی افعال و اعمال کے صدور کا موجب ہوا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے کمال قدرت و عظمت کے لئے بالطبع یہ تقاضا موجود ہے کہ اوس سچے پرستار کو جو اوسکی رضا جوئی کی راہوں پر صدق نیت سے گام زن رہا ہے ہر ایک قسم کی نعمتوں سے متمتع اور بہرہ ور کرے۔

اور اس امر کا سمجھہ لینا کہ خلقت انسانی کا کمال مجرد روح سے نہیں بلکہ جسم و روح کے امتزاج اور اختلاط سے ہے ایسا صاف اور بیّن ہے کہ کسی دلیل کی حاجت نہیں اور جسمی اختلال سے روحانی اختلال واقع ہوتا ہے سر میں چوٹ لگ جاوے تمام ذہنی اور دماغی قویٰ بیکار ہو جاتے ہیں اسی پر قیاس کرکے سمجھہ لو کہ روح کے کمال کے لئے جسمانی ترکیب کسقدر ضروری ہے پس جنت الخلد میں چونکہ روحانی کمال مطلوب ہے وہ بدون جسم ممکن نہیں لہذا وہاں جسمانی و روحانی نعماء کا ہونا لازمی اور قدرت ایزدی کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے اور اگر اسکو باریک اور لطیف پیرایہ میں بیان کریں تو

یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ اُن حقایق اور معارف اور لذات روحانی کی طرف اشارہ ہے جو بہشت میں ملیں گی اور اُنکو جسمانی طور پر متمثل اور متشکل دکھایا گیا ہے جیسے انسان خواب میں امور معقولہ کو محسوس کرتا ہے۔ بہرحال ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جنت میں نعماء جنت ہر ایک قسم کی نعمتوں پر مشتمل ہونگے جو روح کی فطری خواہش اور جبلی طلب کے پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

ازواج پر بحث اور حوروں کا مسئلہ

اب ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کو بیان کریں کہ ازواج کا جو وعدہ دیا گیا ہے اسمیں کیا راز ہے۔

یہ امر تو مسلم الثبوت ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اور وہ فطرتاً کسی دوسرے رفیق کو چاہتا ہے اور ایسا رفیق کہ ہر طرح سے رفیق کہلانے کا مستحق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کے اس فطری تقاضے کو پورا کرنے کے لئے جنت میں اوسکے لئے رفیق بنائے ہیں۔

ازواج کا لفظ عام ہے اور وہ مرد اور عورت دونوں پر بولا جا سکتا ہے۔ پس ہر ایک انسان کے لئے رفیق مطہر عطا ہونگے۔

ازواج کی تشریح قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام پر بھی ہم پاتے ہیں چنانچہ سورۃ رعد میں فرمایا ہے جنت عدن یدخلونہا ومن صلح من اٰبائہم وازواجہم وذریاتہم الی الاٰیۃ پس ازواج مطھرۃ سے اگر ازواجہم فی الدنیا والے ازواج مراد لیں تو کوئی استبعاد عقل لازم نہیں آتا۔ بلکہ مطھرۃ کا لفظ اس پر قرینہ بھی ہے جنت کی توضیح اور تشریح ایک جداگانہ مضمون ہے جو کسی دوسرے وقت پر بیان کیا جاویگا۔

پس بہشت میں جسمانی روحانی نعمتوں کا ملنا جب ثابت ہو چکا تو اسکے بعد بہشت میں عورتوں کے ملنے کا سوال ایسا سوال نہیں رہتا کہ وہ کچھ اثر پیدا کر سکے تاہم اس پر ہی مختصر سی نظر کرتے ہیں۔

یوں کہا جاتا ہے کہ بہشت میں عورتوں سے ملنا اور خلا ملا کرنا تقدس باری کے خلاف ہے۔ ہم نے جہاں تک اس مسئلہ پر غور کیا اس اعتراض کو بالکل قلت تدبر سے ناشی پایا کیونکہ اس امر کا اعتراف تو بہرحال کرنا پڑیگا کہ یہ مستورات و مخدرات آخر حشر اجساد میں اُٹھیں گی۔ تو پس اُونکی موجودگی جب یہاں تقدس باری تعالیٰ کے خلاف نہیں تو اگر کوئی نئی مخلوق از قسم اناث جنکو حور کہتے ہیں کیا خدا تعالیٰ کی شان میں کسی قسم کا محل اعتراض ہو سکتی ہیں؟ ہاں اگر یہ کہا جاوے کہ چونکہ توالد و تناسل کا سلسلہ نہوگا اس لئے وہاں مستورات مخدرات سے خلا ملا رکھنا کیا فایدہ رکھتا ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ اول تو یہ امر بحث طلب ہے کہ عورت کے خلق سے صرف یہی غرض نہیں اگر ایسا ہو تو دنیا میں کوئی عورت عقیمہ نہو اور کبھی کوئی معصوم لڑکی فوت نہو حالانکہ ہم ہر روز اس اٹل قانون کو پاتے ہیں علاوہ ازیں عورت اور مرد توالد تناسل کے لئے دونوں ذمہ وار ہیں پھر لازم آتا ہے کہ مرد بھی نہ رہیں۔

ان سب باتوں کے علاوہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جبکہ اس دنیا میں جایز مخالطت اور شرعی موافقت مخدرات سے اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی میں حارج نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ یہاں بھی ایسا ہی حاضر ناظر جیسے وہاں ہو گا۔ تو وہاں کیونکر ہو سکتی ہے؟ اور تقدس اور پاکیزگی ایسی چیز نہیں ہے جو عورتوں کے خلا ملا سے زایل ہو جاتی ہو۔ کیونکہ دنیا میں صدہا راست باز گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں مگر اونکا بیاہ کرنا اور بچوں کا باپ ہونا اونکی تقدس مآبی میں حایل اور حارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ ایک لطیف ذریعہ اونکی ترقی مدارج اور روحانی کمالات کا ہے دانشمند دل اس مقام پر غور کریں !!!

وھم فیہا خالدون اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اوس میں رہیں گے۔ بعض نادان لوگوں نے جو خود نجات کے مفہوم سے بے خبر اور اوسکے حصول سے مایوس مطلق ہیں اس پر اعتراض کیا ہے کہ

محدود اعمال کی جزا غیر محدود کیوں ہے

اولاً۔ یہ بات تو بدیہی اور مسلم الثبوت ہے کہ روح میں ابدی نجات اور دائمی سکھ کی اضطراری پیاس ہے پھر یہ سمجھ میں نہیں آسکتا کہ خدا تعالیٰ نے کیونکر روح کو ایک فطری ضرورۃ عطا فرما کر پھر اوسکو اس تقاضا کے موافق۔ وہ نعمت جسکا روح طالب ہے نہ دے۔ حالانکہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ تمام فطری تقاضے پورے ہو رہے ہیں ثانیاً یہ ایک دعوے ہے جسکی دلیل نہیں محدود کام کا ثمرہ محدود ہو یہ ضروری نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ ہر ایک فعل پر ایک نتیجہ مترتب ہوتا ہے اور پھر وہ نتیجہ علت بنتا ہے اور اوس سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے غرض علت اور معلول کا کبھی ختم نہیں ہوتا پس اعمال اور افعال بھی جو اس سلسلہ علت و معلول میں شامل ہیں بالکل بے انتہا اور غیر محدود ہیں پس اگر یہ دعویٰ بفرض محال مان بھی لیا جاوے تو بھی یہ جزا ہے جو فضل الٰہی سے (جو مسلم طور پر غیر محدود ہے) ملی غیر محدود ہی ہونی چاہیئے۔

ثالثاً۔ بندہ کا عمل اعظم یہی ہے کہ وہ وفاداری ہاں لا انتہا وفاداری اور ابدی صدق سے ایمان لاتا ہے اور اُسکے تمام مراتب اور لوازم پر عمل کرتا ہے اب اگر وہ وفات پا جاتا ہے تو اوسکا کیا قصور ہے؟ یہ تو پھر نعوذ باللہ خدا پر اعتراض ہو گا جو دہریوں کا کام ہے اوس نے اپنی زندگی کے طریق اور چلن سے اپنی سچی وفاداری کا ثبوت دیدیا پس اوسکے اعمال کبھی محدود نہ ہوئے بلکہ غیر محدود ٹھہرے۔ علاوہ بریں اعمال صالحہ کی اصل تقسیم صرف یہ ہے کہ یا وہ تعظیم الٰہی کیواسطے ہوتے ہیں۔ یا شفقت علی خلق اللہ کے اور جنت میں دونوں اعمال موجود ہیں اول قسم کے لئے فرماتا ہے دعویٰہم فیہا سبحانک اللّٰہم وتحیتہم فیہا سلام واٰخر دعوٰہم ان الحمد للّٰہ رب العالمین قسم دوم کے بارے میں فرماتا ہے ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔

ثالثاً۔ نجات کی اصلی غرض اور حقیقت تو وہ لذت اور سرور ہے جو انسان ماسوائے اللہ سے کلّی قطع کرکے اللہ تعالیٰ کی محبت میں محویت حاصل کرکے پاتا ہے اور یہ مسلمہ بات ہے کہ محبت بجز معرفت کے نہیں ہوتی۔ چونکہ جنت میں تمام نعمتوں کی سرتاج نعمت ذکر الٰہی ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پس یہ سلسلہ تو زیادہ وسیع ہوتا جائیگا کیونکہ یہ معرفت اور محبت بڑھتی جائے گی پھر انسان کیونکر خیال کر سکتا ہے کہ وہاں سے کبھی نکل آئیگا بلکہ وہاں سے نکل سکتا ہی نہیں پس یہ کیسی سچی فلاسفی اور روح کی تسلی دینے والی بات ہے کہ اسلام نے وہ جنت بتلائی ہے جہاں ابدالآباد کے لئے رہنا ہوگا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستان کا آئندہ مذہب | لودہانہ کے عیسائی اخبار نورافشاں نے اپنے ایڈیٹوریل کالم میں اس عنوان سے ایک لیڈر لکھنے کا ارادہ ظاہر کرکے ہندو مسلمانوں کو بھی توجہ دلائی ہے کہ وہ اس عنوان پر اپنے خیالات ظاہر کریں۔ اس میں شک نہیں کہ مندرجہ بالا عنوان سرسری نگاہ میں ایک دل خوش کن اور قابل بحث مضمون نظر آئیگا چنانچہ پچھلے چند سال میں اس کی کئی مرتبہ آریہ سماج اور دیگر مذہبی کانفرنسوں میں حسب خواہش اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ ہماری رائے میں اس عنوان پر بحث کرکے کوئی مفید امر ثابت نہیں ہوسکتا کیونکہ اضداد کا مقابلہ استمراری عادۃ اللہ ہے۔ ہاں یہ مضمون یہ تغیر الفاظ یوں قابل بحث ہوسکتا ہے "کہ دنیا میں عالمگیر مذہب کون ہے" اگر نورافشاں کی مراد یہ ثابت کرنا ہو کہ آئندہ مذہب انڈیا کا عیسائیت ہوگا تو یہ ... کون اپنی بیوی کا نام بیگم نہیں رکھ سکتا ... زمانہ میں تو اتنی کامیابی نہ ہوئی کہ کل ... تو وہ اپنا ہم خیال بنالیتا۔ ساری عمر میں کل ایک ... عیسائی ہوئے اور اونہیں سے بھی ... اور ہر ... آدمی کہ ذراسی بات پر ... کو ملیا رادرتین درہم لیکر گرفتار کرانے کو آمادہ ... ہم سمجھتے ہیں کہ ظلمت اور نور کا مقابلہ ضروری بات ہے ... نورافشاں اگر ایسے مضامین پر بحث کی ضرورت سمجھتا ہے تو وہ اس عنوان کو یوں قایم کرے "دنیا کا ... مذہب کون ہے"؟ اس پر ہر ایک ... اپنے خیالات ظاہر کرے ہم بھی انشاءاللہ ... نورافشاں کے مجوزہ مضمون پر بحث کرنا ... لینا ہے ہاں ہم نورافشاں کے ... مضمون پر بحث ختم ہوجانے ... مذکور کے سلسلہ ... ریمارک کریں گے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

مسلمانوں کی مذہبی حیثیت کو علی طور پر قائم رکھنے کے لئے تعلیم الاسلام ایسے مدرسہ کی ضرورت ایک ایسی ضرورت ہے جسکو وہ لوگ خوب محسوس کرسکتے ہیں جو ان بدنتائج سے ذرا بھی اطلاع رکھتے ہیں جو مشن سکولوں یا دوسرے سکولوں کے تعلیم یافتہ طلبا کی حالت پر اثر پزیر پائے جاتے ہیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے اجراء میں تمام قومی اور اسلامی اغراض شامل ہیں ضروریات زمانہ کے لحاظ کر دنیوی تعلیم کے ساتھہ دینی اور مذہبی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے مگر مدرسہ کی تکمیل اور ضروریات کے پورا کرنے کے لئے ابھی مالی حالت بہت کچھہ امداد کی محتاج ہے۔ ہمکو مینجنگ کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایماء سے معلوم ہوا ہے اور ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتے ہیں کہ مدرسہ کی عمارت موجودہ حالت کے لحاظ سے بھی غیر مکتفی ہے اور علاوہ ازیں بورڈنگ ہوس کا کوئی انتظام نہیں جسکی وجہ سے مدرسہ کے اجراء سے بیرونجات کے طالب علم ابھی فایدہ نہیں اوٹھا سکتے اسلئے یہ ضروری معلوم ہوا ہے کہ ہم اپنے ناظرین اور عام مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائیں کہ بورڈنگ ہوس اور عمارت مدرسہ کی تکمیل کے کام درپیش ہیں۔ ہر ایک شخص حسب مقدور اس کار خیر میں شریک ہو کر امداد فرماوے ہم مینجنگ کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام کو رائے دینا چاہتے ہیں کہ عمارت مدرسہ و بورڈنگ کے متعلق ایک ماہواری چندہ کی فہرست مرتب کی جاوے اور وہ مدامی ہو کیونکہ مدرسہ کی عمارت کے متعلق آئے دن ضروریات بڑہیں گی اس لئے یہ چندہ دایمی رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اس کار خیر میں یکمشت اور مدامی چندہ سے غرض ہر طرح شریک ہونگے اور دوسروں کو شریک ہونے کی ترغیب دیں گے۔ ہر ایک قسم کا زر چندہ مدرسہ کے متعلق "مولوی حکیم نورالدین صاحب قادیان" کے پتہ سے آنا چاہیئے۔ اور یہ چندہ جو عمارت کے لئے ہو وہ چندہ عمارت ہے اور جو مساکین طلباء کے لئے ہو وہ مساکین فنڈ کے نام سے بہیجا جاوے اور جو عام اغراض کے لئے تمام اغراض کے نام سے بہیجا جاوے غرض چندہ بہیجنے والوں کو صراحت کردینی ضروری ہے تاکہ ہر ایک مد کا جداگانہ چندہ رکھا جاوے۔

الحکم اور اوسکے معاون

ہم دلی شکرگزاری کے ساتھہ ظاہر کرتے ہیں کہ الحکم کے معاونین اوسکی توسیع اشاعت میں پوری کوشش فرمارہے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزا۔ مندرجہ ذیل احباب خاص طور پر شکریہ کے قابل ہیں جنہوں نے اپنے ذاتی خرچ سے یا کوشش سے خریدار بہم پہونچا کر توسیع اشاعت کے کام کو جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۱) شیخ عطا محمد صاحب سب اورسیر میاں میر۔ (۲) ایک معزز مخدوم کوہاٹ (۳) ایک مکرم دوست انبیٹھ پور (۴) مفتی محمد صادق صاحب لاہور۔ (۵) قاضی یوسف علی سنگرور (۶) منشی نور احمد صاحب ٹالی پور (۷) مولوی سید محمد احسن صاحب امروہہ۔ (۸) حکیم محمد حسین صاحب لاہور

ہم امید کرتے ہیں کہ اگر دوسرے احباب بھی اسیطرح مصروف رہے تو بہت تہوڑے میں الحکم کی موجودہ اشاعت کئی چند ہوسکتی ہے۔

معزز قدران الحکم

۸ر نومبر ۱۸۹۸ء سے الحکم کا مالی سال شروع ہوگیا ہے اس لئے خاکسار مدیر الحکم امید کرتا ہے کہ آپ سال گذشتہ اور رواں کا چندہ بہیجکر کارخانہ کی اعانت فرماویں گے۔ (ایڈیٹر)

عقیقہ مسنونہ | ہمارے مخدوم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی ہوس لاہور مع الخیر ولایت سے واپس آئے ہیں آجکل دارالامان میں ہیں اپنے ہی رہیا کہ پہلے بعض احباب سے ... [illegible] ... دارالامان میں ... [illegible] ... کو عقیقہ کیا۔

شیخ محمد حسین بٹالوی کے نام ایک اور خط

یہ کوئی انوکھی اور نرالی بات نہیں کہ شیخ بٹالوی پر ہر طرف سے حجت پوری ہو رہی ہے۔ مباہلہ بلا شرط کی ایک ایسی راہ ہے کہ اس سے یہ کل کے دن کا جھگڑا طے ہو جاتا ہے۔ مگر ابھی تک اس درخواست مباہلہ کا کوئی جواب شیخ بٹالوی کی طرف سے ہمارے پاس نہیں پہنچا۔ مباہلہ کے بلا اثر ثابت ہونے پر جو انعام بٹالوی کو دیا جا سکتا ہے اس کی تعداد ہمارے پاس آٹھ ہزار کے قریب تک پہنچ چکی ہے گو اعلان ابھی دو ہزار ساڑھے تین سو تک کا ہوا ہے۔ ہم اخیر نومبر تک شیخ بٹالوی کے جواب کا انتظار کرتے ہیں۔ پھر تو مضامین کے ذریعہ اور کثیر التعداد اشتہارات سے پبلک کو اس راس المتکفرین کی کارستانیوں سے واقف کریں گے اور اپنے موعودہ مضمون شائع کر کے خود پبلک ہی کے فیصلہ پر چھوڑیں گے

اب ہم وہ خط شائع کرتے ہیں جو میاں محمد حسین کے ایک قدیم پرانے دوست نے ان کو اتمام اللحجت لکھا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زمانہ سابق میں مکرم و معظم مولوی صاحب! السلام علی من اتبع الہدیٰ! مجھے اخبار الحکم کے گذشتہ چند ہفتوں کے پرچے دیکھنے کا اتفاق ہوا جس میں مکرم مولوی عبد القادر صاحب لودیانوی کی ایک چٹھی آپ کے نام لکھی گئی جس میں مولوی صاحب موصوف نے اپنی ہم مکتبی اور دیگر قدیمانہ حقوق دوستی کو یاد دلا کر ایک قطعی فیصلہ کے لئے آپ کو مباہلہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور مولوی صاحب موصوف نے اپنی غربیانہ حیثیت کے موجب مباہلہ کو غیر موثر ہونے کی صورت میں دو سو روپیہ کی رقم آپ کو بطور انعام پیش کی ہے اور نیز جماعتہائے لاہور۔ پٹیالہ۔ شملہ۔ الہ آباد و بٹالہ وغیرہ نے رقم مذکور کو آپ کے منصب اور ضروریات موجودہ کے لئے غیر مکتفی سمجھ کر اپنی طرف سے اور رقومات ایزاد کر دی ہیں جن کی تعداد قریباً سہ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ بلکہ بالائی طور سے سنا جاتا ہے کہ رقم مذکور آٹھ ہزار تک ہو گئی ہے۔ اس تمام کارسعائی کو دیکھ کر مجھے بھی تحریک ہوئی کہ یکدفعہ پھر آپ کو ایک خط لکھوں شاید کہ آپ کی ایزادی بصیرت و ہدایت کا موجب ہو جاوے اور مجھے سعادت دارین سے حصہ مل جائے۔ مجھے سخت تڑپ ہے بلکہ میری دلی آرزو ہے کہ آپ اس نعمت غیر مترقبہ سے جو لاریب خالق ارض و سما اور مالک یوم الدین کی طرف سے ایسے پر فتن زمانہ میں جبکہ صفحہ دنیا پر ظلمت اور عصیان کا طوفان برپا ہے۔ اور مخلوقات خدا ہلاکت اور تباہی کے دریائے بے پایاں میں غرق ہو رہی ہے نازل ہوئی ہے بہرہ ور ہوں۔

آپ کو یاد ہو گا کہ پیشتر ازیں ایک طول طویل خط آپ کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا جس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ شاید کوئی مصلحت وقتی سکوت کے لئے دامنگیر ہوئی ہو گی۔ اور نیز اسباب کا اظہار کرنا اس موقع پر غیر مناسب نہیں ہو گا کہ خاکسار چند بار بذات خود حاضر خدمت والا ہو کر بڑے ادب سے ملتجی ہوا کہ آپ حضرت مرزا صاحب ادام اللہ برکاتہ کی نسبت غور فرما دیں۔ اور مخالفت کے لئے جلدی نہ کریں کیونکہ حق اور باطل چھپا نہیں رہ سکتا۔ آپ اپنی زبان اور قلم کو روکیں۔ مگر میں سخت افسوس سے لکھتا ہوں کہ آہ۔ ایک روحانی مرض نے جو جذام یا دق سے بھی بدتر ہے۔ بدقسمتی سے آپکی روح اور عقل پر ایسا غلبہ پا لیا ہے کہ آپ کسی ناصح اور ہمدرد کی خیر خواہانہ نصیحت کو سن ہی نہیں سکتے۔ اور چونکہ بیمار کو بسا اوقات اپنی بیماری کا پورا حال منکشف نہیں ہوتا اس واسطے روز بروز مرض نامعلوم طور سے ترقی کرتی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کو ورطۂ ہلاکت میں ڈال دیتی ہے۔ لہذا محض دلی ہمدردی اور نیک سگالی کی نیت سے جرأت کر کے یہ عاجز آپ کے مرض کی تشخیص میں مصروف ہو کر آپ ہی کی بھلائی اور بہبودی کے لئے اس مرض کا نام آپ پر ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم آپ کو توفیق خیر عطا فرما دے۔ اور اس کے معالجے کے لئے آپ کی توجہ منعطف کر دے۔ گو میں جانتا ہوں کہ اب آپ کی حالت اس مرض کی وجہ سے اخیر درجہ کو پہنچ چکی ہے۔ اور ظاہر میں انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ اب اس کا علاج دشوار بلکہ ناممکن ہے مگر میں مایوس نہیں ہو سکتا بلکہ کسی مومن کو نا امید نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری اس عرضداشت کو بدظنی پر محمول نہیں فرماوینگے۔ بلکہ ایک نہایت ہی ہمدرد کی غمخواری تصور فرما کر اس پر عملدرآمد کرینگے۔ اور اس تشخیص کو سچا سمجھ کر مرض کے دفعیہ کے لئے کرہمت باندھ کر جان توڑ کوشش میں مصروف ہو جاوینگے۔ کیونکہ یہ مرض کوئی معمولی مرض نہیں ہے یہ وہ مرض ہے جس نے فرعون اور شداد جیسے بڑے بڑے بادشاہوں کو ہلاک کیا۔ یہ وہ مرض ہے جس نے معلم الملکوت کو جنت جیسی نعمت سے محروم کیا یہ وہ مرض ہے جس نے بلعم باعور جیسے مستجاب الدعوات کو جحیم کا وارث بنایا میں اب یقین کرتا ہوں کہ آنجناب کو اس منحوس مرض کا پتہ لگ گیا ہو گا۔ اگر نہیں لگا تو میں کھول کر بتلا ہی دیتا ہوں کہ اس خبیث مرض کا نام تکبر ہے جس نے کسی نامبارک وقت میں آپ کے دل و دماغ کو بیکار اور حسد کی آگ کو مشتعل کر کے آپ کے تمام قوائے روحانی کو خاک سیاہ کر دیا ہے۔ ورنہ آپ جیسے بیدار مغز اور عالم اہل الحدیث اور مسائل کے سمجھنے میں کیوں پیچھے رہ جاتے؟ گستاخی معاف! میں نے ان تعلقات کی وجہ سے جو آپ کو میرے ساتھ ایک عرصہ دراز تک رہے۔ یہ سب باتیں عرض کی گئیں اب ان کو قبول کرنا اور ان پر عمل کرنا آپ کا کام ہے۔ میں نے فی الحقیقت اصلی مرض کو جو آپ کے تمام قویٰ پر محیط ہو رہی ہے پیش کر دیا ہے۔ اب آگے علاج کرنا یا نہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔ مجھے علاج کے بتلانے کی چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ قرآن شریف اور کل احادیث کی کتابیں اس مرض کی ادویات سے بھری پڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جیسے حکیم مطلق اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے حکیم امت کے بتلائے ہوئے نسخوں سے جو نسا نسخہ آپ استعمال کرینگے تو یقیناً یقیناً آپ اس مرض نامراد سے نجات پا جاوینگے

آپ کو ضرور یاد ہو گا کہ میں نے ملاقات کے وقت چند بار زبانی اور نیز اپنے سابقہ خط میں جس کو ارسال کئے ہوئے زاید از ڈیڑھ سال ہو گیا ہے عرض کیا تھا اور اب پھر عرض کرتا ہوں کہ میں نے مدت العمر حضرت امام الزمان مجدد دوران مسیح موعود مہدی معہود کی خدمت بابرکت میں رہ کر اندرونی اور بیرونی حالات پر کما ینبغی اطلاع پا کر اصل حقیقت معلوم کر کے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ لاریب وہ عباد اللہ الصالحین اور یقیناً مامورین من اللہ میں سے ہیں۔ بلاشک ان پر آسمانی انوار کی بارش اور روحانی برکات کا نزول ہوتا ہے جن کے عکس سے ان کے در و دیوار روشن ہو کر ان کے گرد و نواح میں ... دُور دراز امصار و دیار کے زائرین جو طلعت سفر و صعوبت راہ برداشت کر کے نکلے ماندہ اور پژمردہ ہو کر آتے ہیں وہ اس بزرگ امام ذات جامع الکمالات دامی کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر تمام تکالیف کو بھول جاتے اور ان کی تقریر دلپذیر کو سنکر نئی اور تر و تازہ ہو جاتے ہیں ان کی چند روزہ صحبت وطن مالوف کی محبت کو چھڑا دیتی ہے ان کے کلام مالا کلام سے ایسے محظوظ ہوتے ہیں کہ جی جدا ہونے کو نہیں چاہتا۔ ان کی صف نماز میں کھڑے ہونے سے نماز میں وہ حلاوت ہوتی ہے کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ عبادت میں خشیت تلاوت قرآن شریف میں لذت پیدا ہوتی ہے۔ دلوں میں نور بھرتا ہے۔ چہروں پر سعادت کے انوار نمایاں ہوتے ہیں۔ گناہان گذشتہ کے لئے توبہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور آئندہ کے لئے الٰہی نافرمانی اور ان کا معصیت سے نفرت پیدا ہوتی ہے ان کی تمام مریدوں میں باہم الفت اور محبت روز بروز بڑھتی اور بھلائی کی قوت ترقی کرتی ہے وہ اخلاق حسنہ سے پیار کرتے اور افعال قبیحہ سے بیزار ہوتے ہیں۔

برخلاف اس کے علمائے وقت کی صحبت سے نخوت اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔ باہمی مخالفت اور عداوت کا بیج بویا جاتا ہے۔ شرارت اور فساد کی آگ دلوں میں مشتعل ہوتی اور کینہ اور بغض کے شعلے طبائع میں موجزن ہوتے ہیں نہ عبادت میں لذت۔ نہ گناہوں سے نفرت۔ علماء ہیں کہ خود ستائی خود نمائی میں گرفتار۔ راستبازی اور راست روی کے طریقوں سے بیزار۔ دنیاوی لالچوں۔ نفسانی جوشوں میں مبتلا باہمی پھوٹ اور دھڑا بازی کے شیدا ہو رہے ہیں۔ دوسروں کا ذکر ہی جانے دیجئے آپ اپنے نفس ہی کا خیال فرما دیں۔ کیا آپ کا ضمیر آپ کو اسبات کی اجازت دے سکتا ہے کہ آپ عالم ربانی ہیں؟ آپ کا ضمیر پکار کر کہیگا حاشا و کلا! (ہرگز نہیں ہرگز نہیں) پھر آپ ہی انصاف فرمائیے اور داد دیجئے! کب ہم لوگ ناراستی پر ہو سکتے ہیں؟ ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا؟

امر متذکرہ بالا کی تحقیقات کے لئے ہم دُور نہیں جاتے ہیں۔ آپ کی ذہنی بات بیان کئے دیتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح افتتاح کالج ہے اور میں خیال کرتا ہوں آپ کو بھی یہ بات از یاد رفتہ نہیں ہو گی کہ ایکبار نہیں بلکہ چند بار آپ نے برسر منبر تحدی سے پکار کر کہا تھا کہ میں نے ہی اس شخص کو یعنے حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر چڑھایا ہے اور اب میں ہی اسکو زمین پر گراؤں گا۔ اور دوسری طرف حضرت امام ہمام نے بذریعہ اشتہارات شایع کیا کہ مجھے شیخ محمد حسین بٹالوی یعنے جناب کی نسبت الہام ہوا ہے انی مھین من اراد اھانتک یعنے میں (اللہ) اس شخص کو ذلیل اور خوار کر کے چھوڑونگا جسنے تیری اہانت کا قصد کیا۔

یہ دو کلمات ہیں جو ایک تو آپکی طرف سے اور دوسرا حضرت حجۃ اللہ کیطرف سے میدان کارزار میں گویا کشتی کے لئے نکلے ہیں۔ اب میں اس جگہ زیادہ بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا صرف یہ دریافت کرتا ہوں اور اس کا فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں کہ آپ ہی قسم کہا کر اور رب عزیز اور سمیع خبیر کا خوف دل میں رکھکر فرما دیں کہ کس کا بول بالا رہا۔ اور کس کے منہ کی پھونکیں بے سود ثابت ہوئیں؟ کیا اس امام کی عزت روز روشن کی طرح ظاہر نہیں

نہیں ہوئی؟ کیا اُن کے عادی کو لوگوں نے کم قبول کیا ہے؟ کیا اُن کی تائید کیلئے آسمانی اور زمینی نشان نمودار نہیں ہوئے؟ کیا اُن کی تبلیغ دنیا کی کناروں تک نہیں پہنچی ہے؟ کیا اُن کی اشاعت کتب و اشتہارات سے دنیا کا کوئی ملک خالی رہا ہے؟ کیا اُن کو ہر موقع مقابلہ پر سرخروئی اور فتح نمایاں نہیں ہوئی؟

اب برخلاف اسکے میں آپسے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کی مسلمہ فرقہ پر ذلت کا پانی نہیں پھیلا؟ کیا علم شہرت کا چاند گہنا نہیں گیا ہے؟ آپ کی قبولیت سبدل نفرت نہیں ہو گئی؟ آپکے قدیمی دوستوں نے آپکی رفاقت کو ترک نہیں کیا؟ آپ کی اشاعت رسالہ کالعدم نہیں ہوئی ہے؟ آپ کو بمقابل حضرت امام انام ہر موقع اور ہر محل پر ناکامی اور نامرادی کا موکہہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا ہے؟ تمہیں قسم ہے اُس وجود کی جسکی عظمت آپکے دل میں جاگزین ہو سچ سچ بتلائیے کہ کیا یہ واقعات راست اور درست نہیں ہیں؟

اسے زمانہ سابق میں میرے بڑے مکرم و معظم بزرگ اس لئے بحد المحض نیک نیتی اور ہمدردی حلی لوجہ اُن تعلقات کی وجہہ سے جو مجھکو آپسے رہے ہیں نہ گستاخی اور بیادبی کی وجہہ سے بہ پوست کندہ حالات عرض خدمت کئے ہیں۔ اور بار بار الفاظ متذکرہ بالا کا تکرار اسلئے کیا ہے کہ شاید آپ بات کی تہ کو پہنچ جائیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف آپکے دل پر مستولی ہو جاوے اور آپکو وہ قادر مطلق خدا جس کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے صراط مستقیم کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

اب میں بالآخر اپنا اصل منشاء ظاہر کرتا ہوں۔ اور بڑے ادب اور بڑی طمانیت سے گذارش کرتا ہوں کہ آپنے تو مخالفت کو انتہا درجہ تک پہنچا دیا ہے اور حضرت حجۃ اللہ کی تخریب و توہین کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر پھر بھی نتیجہ برعکس نکلا۔ آپ کی ساری کوششیں رائیگاں گئیں آپکی جانکاہ مختیں ضایع ہوئیں۔ اُن کی ترقی کے صدہا حصے لئے آپ کی جانفشانیاں ھباءً منثورا ثابت ہوئیں۔ اب للہ خدا کے لئے کچھ عرصہ تک سکوت اختیار کریں اور اُس علیم و خبیر خدا کا خوف کرکے جو دلوں کے باریک در باریک اور تہ در تہ رازوں اور پنہانی کو جانتا ہے ایکدفعہ پھر اس معاملہ میں نظر غور کریں کینہ اور حسد کو خیالات کے لئے موجودہ زمانہ کے اونٹوں کی طرح معطل چھوڑ دیں اس طرح میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ پر حق کھولدیگا۔ اور اگر آپ غور کامل سے فیصلہ کر چکے ہیں اور آپکے نزدیک یقیناً یہ طے ہو لیا ہے کہ حضرت امام ھمام جناب مرزا صاحب فی الحقیقت کاذب اور مفتری ہیں اور آپ کا دل فراخ حوصلگی سے بلا دھڑک بولتا ہے کہ ضرور ہی وہ کافر و دجال ہیں تو پھر مولوی عبد القادر صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے اُسپر لاکم و کاست بلادریغ مرد میدان بنکر مباہلہ کے لئے نکلیں کیونکہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے مومن کو کافر کے مقابل میں فتح کا وعدہ دیا ہے۔ دیکھو آیت لن یجعل اللہ للکفرین علی المومنین سبیلا۔ پھر آپکو توقف کیوں ہے۔ اس مقابلہ میں ... بلکہ ٹرپل فائدہ متصور ہے آٹھ ہزار روپیہ بھی ملتا ہے۔ ساتھ ہی دشمن کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھکر خلق خدا کو پسندیدہ فیصلے کا خوب موقع دستیاب ہوتا ہے پس ایسی حالت میں خاموش رہنا اور جھوٹے حیلے حوالے تراشنا مناسب نہیں ہوگا جبکہ آپکو اپنے کامل مومن ہونے پر یقین کلی ہے اور مد مقابل کو بیقین کامل مفتری کذاب اور دجال جانتے ہیں تو آپکو ایک منٹ کے لئے بھی درنگ نہیں کرنی چاہیئے آپنے صرف کفیر کی خاطر سو اسپر حاصل کرنے کے لئے بڑی بڑی مصایب سفر اُٹھاکر دُور دراز مقامات پر جانا گوارا کیا ہے تو کیا اب اپنے وطن میں بیٹھکر بٹالہ کی سرزمین پر کسی وسیع میدان میں نکلنا گوارا نہیں کر سکتے ہیں ضرور گوارا کیجئے اور ضرور کیجئے۔ تا کہ مَن کم جہاں پاک کی مثال صادق آئے اور خلق پر کھل جاوے کہ کاذب اور مفتری کون ہے اور صادق اور مستنباز کون ہے اگر اب بھی آپنے اپنی عادت مستمرہ کے موجب پہلوتہی کی تو پھر دنیا پر روز روشن کی طرح کھل جاویگا کہ آپ ہی ان تمام خطابات کے مستحق ہیں جو آپ وقتاً فوقتاً اپنے مد مقابل کی نسبت تجویز کرتے رہے ہیں۔ ہمارا کام کہدینا تہا سو کہدیا۔ اب مانیئے یا نہ مانیئے آپ کا اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ راقم ابو العطار مرزا خدا بخش ۷ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء

افریقہ میں مذہبی مباحثہ

(نمبر دوم)

بقیہ خط مسلمان بنام آریہ

اور یہہ کہ پیغمبر اسلام لڑائی کے وقت بلا تعداد عورتوں سے نکاح کرتے اور پھر طلاق دیدینے کا حکم دیا کرتے تھے۔ سو میں نے اُسکے جواب میں لکھا تہا کہ قرآن تو درکنار۔ حدیث صحیح میں بھی یہہ باتیں نہیں اور پھر آپ سے حوالہ طلب کیا تہا۔ چونکہ آپنے اپنے خط میں اسکی تردید نہیں کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ آپکا مقولہ بزبان دیو آپند صاف درست ہے۔ اور آپ قایل ہیں کہ یہہ باتیں قرآن میں ہیں مگر افسوس کہ آپنے اس کا جواب بھی ایک حرف نہیں دیا نہ قرآن کا کوئی پارہ سورہ۔ آیتہ لکھی جہاں ان باتوں کی تعلیم معلوم ہوتی ہو۔ تمام خط میں صرف ایک آیتہ ہے جسکا ہماری بحث سے کچھ تعلق نہیں اور جو خود معترض کے حمق اور جہالت کو اُس خط میں ظاہر کر رہی ہے۔

جب آپ کی طرف سے یہہ دعوی تہا کہ اسلام میں ایسی تعلیم قرآن میں پائی جاتی ہے تو یہہ آپ پر ضروری تہا کہ اُسکا ثبوت میری استفسار پر دیتے۔ اصل مطلب اور بحث کو غت ربود کرکے دوسرے جھگڑے لے بیٹھنے یہی تو بددیانتی ہے اگر آپکے دل میں خوف خدا ہوتا اور حق کی طلب ہوتی یا تو اُسکا حوالہ دیتے۔ ورنہ اپنی غلطی اور کجفہمی کو قبول کرتے اور پھر مطلب استفادہ کسی سے دریافت کرتے۔ مگر یہ آپ کی طرف سے نئی بات نہیں بلکہ افترا اور جھوٹ آپ لوگوں کا ہمیشہ سے کام ہے بہتانوں کی توہین سے آپکے کتب خانے بھرے ہیں۔ میرا خط اور آپکا جواب خود اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ آپکا کہاں تک جھوٹ اور افترا سے پیار اور راستی سے انکار ہے۔ انہی باتوں کے فیصلہ کیلئے ہماری حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سلمہ اللہ نے ہر چند دعوۃ کی۔ اشتہار دئیے۔ کتابیں چھاپیں تا یہہ لوگ طالب حق بنکر تاریکی سے نکلنے کی کچھ ہمت باندہ لیں اور جن امراض مہلکہ میں گرفتار ہیں۔ اُن سے نجات پاویں اور خدا کے سچا راستہ پر زور... یونہی ناحق ہو جہہ بدگمانی اور استہزا نکریں جو اُن کے لئے انجام کار سخت عذاب کا موجب ہے۔ مگر کسی نے طالب حق بنکر اُن کی طرف رُخ نکیا۔ بلکہ اندرمن مراد آبادی کی درخواست پر دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے ایکسال کا ہرجانہ بھی جمع کرادیا۔ مگر آخر اقرار کرنیکے بعد پھر وہ اپنے قول کے بموجب حاضر نہوا۔ اسی طرح پنڈت دیانند صاحب اور دیگر ممبران اعلیٰ غیر مذاہب از اسلام کو کہا گیا اگر کسی کو حق کی طلب ہوتی تو وہ اُن تمام باتوں کو تحقیق کرکے اپنے دوسرے بھائیوں کو اُس سے مستفید ہونیکی وصیت کرتا۔ مگر چونکہ ظلمت اور نور کا جمع ہونا محالات سے ہے اسلئے کسی نے اُس نور کی طرف رُخ نہیں کیا۔ اور ہمیشہ گندی گالیاں چھاپکر اپنی خبث طینتی کا ثبوت دیتے رہے چنانچہ اسمضمون کو حضرت اقدس اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں۔ آپ ضرور اُسے بارہ غور کر پڑہیں میں نے اختصار درج کیا ہے

الا ای کمر بستہ بر افترا	بکن خویشتن را بترک حیا
بخاصان حق کینہ ات تاکجا	گہے شرمت آید ز کیہان خدا
چو بر نیک گوہر گماں بد بری	بدانند مردم کہ بدگوہری
چو گوئی در پاک را بر غبار	غبار دو چشمت شود آشکار
سخنہائے پر خبث و بمغز ظلم	بود بر خبیثاں نشانی تمام
مدانید گفتن سخن جز دروغ	بر حق ندارد دروغی فروغ
نیارید یاد از حق ہیچ گوں	پسند او فتادہ است دنیائے دوں
خدائے کہ جاں بر رہ او فدا	نیابی رہش جز پئے مصطفےٰ
ابوالقاسم آں آفتاب جہاں	کہ روشن شد از وے زمین و زماں
بشر کے بدے از ملک نیکتر	نبودے اگر چوں محمد بشر
بہ قرآں چرا سر کشیں ددی	ندیدی ز قرآں مگر نیکوی
اگر نامدی در جہاں ایں کلام	نماندے بدنیا ز توحید نام
بتوحید راہے از و شد عیاں	ترا ہم خبر شد کہ ہست آں نہاں
وگرنہ ببیں حال آبائے خویش	بانصاف بنگر دراں دین و کیش
بود آں فرومایہ بدگوہرے	کہ از منعم خود دنیا بد سرے
ز اندازہ خویش برتر مپر	بُزشکی مکن چوں ندانی ہنر
شد ایں دیں بفضل خدا ارجمند	نہ کار فریب است و سالوس و بند
درخشد و سد نور چوں آفتاب	تو کوری نبینی از ایں حجاب
بہ ناپاکی دل مشو بدگماں	دکر مجتنی ہست بنما عیاں
بشوق دل آویختن را مساز	پس آنگہ ببیں قدرت کارساز
گریز کن ز قومت یکی انجمن	کہ با ہمت از ما کند یک سخن
بہ ہمت بفضل خداوند پاک	نہ باطل پرستاں نداریم باک

دوم آپنے ایک آیت قرآن شریف کی لکھدی ہے ہر ایک شخص جو ادنیٰ سی عقل بھی رکھتا ہے وہ بھی اس امر کو سمجھہ سکتا ہے کہ جب بطور اعتراض کے ایک آیتہ درج کی گئی ہے تو ضرور اُسکا ترجمہ درج کردینا چاہیئے تہا۔ اور جس جگہہ یہہ تعلیم آپ کو قانون قدرت کے برعکس

نظر آتی تھی اُسکو ظاہر کرنا چاہیئے تھا۔ اب گونگے کی اشارے تو گونگے کی ماں ہی سمجھے۔ بھلا یہہ کونسی عقل اور دانائی تھی جسے آپ اپنی دانست میں ایک فتح عظیم جان کر تحریر کر بیٹھے۔ کیا دیدۂ عقل کا بند ہونا اور قوت ممیزہ کی آنکھہ کا پھوٹنا اور انصاف کو ہاتھہ سے دینا کچھہ اور ہوتا ہے؟ یا یہی جو آپ سے سرزد ہوا۔ کیا ابھی آنکھوں کی زردی میں کچھہ کسر رہگئی ہے یا مرض تعصب کا غلبہ ثابت نہیں ہو رہا ہے؟ آپ کو واجب تھا کہ اول آیت کا ترجمہ لکھتے۔ پھر جس لفظ پر اعتراض تھا اُس اعتراض کی تفصیل کرلیتے۔ اگر اور کچھہ نہیں ہو سکتا تھا اور اندھیرے میں گرے پڑے آپکو کچھہ نظر آسکتا تھا تو خیر عربی میں ہی جس حرف پر یا جس لفظ پر آپکو کمی بصارت کی وجہہ سے اعتراض نظر آتا تھا تو اُسپر کوئی لکیر یعنے ڈیش ہی دیدیتے تاکہ کوئی مخاطب ایک حکیم کیطرح جو ایک اندھے گونگے اور بہرے مریض کا مطلب صرف اشارہ سے ہی جان سکتا ہے آپ کا مطلب سمجھکر کچھہ تو آپ کا مافی الضمیر سمجھہ سکتا۔ افسوس کی بات ہے کہ جو دعویٰ نیوگ کی بابت کا کیا نہ اُسکا کوئی ثبوت دیا۔ جو آیت لکھی اُسکو محل اعتراض نہ ثابت کر کر دکھایا۔ میں حیران ہوں کہ آپ کے خط کو کیا سمجھا جاوے۔ نہ یہہ آپ کی طرف سے ابتدائی خط ہے اور نہ جوابی۔ ابتدائی اسلئے نہیں کہ آپنے ایک خط کے جواب میں اپنی دانست میں لکھا ہے۔ اور جوابی اسلئے نہیں کہ اصل بحث کو چھوڑ کر آپ کہیں کے کہیں ٹھوکریں کہاتے چلے گئے۔

خیر! اگرچہ یہہ میرے پر فرض نہیں ہے کہ بغیر آپ کا ترجمہ اور اعتراض سُننے میں اس آیت پر کچھہ لکھوں مگر تاہم میں اسکے بہت کھلے اور واضح صریح معنے عام فہم درج کر دیتا ہوں تاکہ اُنہیں کے ذریعہ سے آپ کی غلطی آپ پر واضح ہوجائے۔ اور شاید راہ راست نظر آوے۔

اب آیۃ شریف کا ترجمہ سُنیئے۔ **نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم**۔ ترجمہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں یعنے نسل انسانی کی تولید کا محل ہیں سو تم اپنی کھیتی کی طرف آؤ جہاں سے چاہو یا جس طرح سے چاہو۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ اسمیں محل اعتراض کونسا امر ہے۔ ہر ایک لفظ کا ترجمہ ظاہر ہے۔ بلکہ یہہ آیت اپنے مفہوم میں سوائے طریقہ مخصوصہ معاشرت کے باقی ہر ایک قسم کی شہوۃ پرستی بدکاری اور بدافعالی کو خلاف قانون قدرت ثابت کرکے بنی نوع انسان کو ہزارہا قسم کے دُکھوں اور بیماریوں سے نجات کا رستہ بتلا رہی ہے۔ کیونکہ لفظ حرث جس کے معنے کھیتی کے ہیں زمین کے اُس قطعہ مخصوصہ پر بولا جاتا ہے جس کو ہر ایک قسم کے خس و خاشاک سے پاک صاف کرکے قلبہ رانی اور زراعت کے لیئے طیار کیا جاتا ہے اور اُسمیں تخم ریزی کرکے غلہ کی پیدائش کی اُمید کی جاتی ہے۔ دوسرے کسی قطعہ زمین پر جسمیں یہہ صفات نہوں لفظ کھیت کا عام پنجابی اور ہندوستانی زبان میں بھی نہیں بولا جاتا ہے پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب عورتوں کو تمثیل کھیتی سے دیگئی تو بجز اُس عضو مخصوص کے جو منبع نسل انسانی قرار دیگیا ہے دوسری ہر ایک قسم کی ناجائز حرکت سے بنی نوع انسان کو روکا گیا۔

کیونکہ وطی فی الدبر وغیرہ دوسرے جسقدر اسطرح کے افعال خلاف فطرت انسانی ہیں وہ حرث کے نتیجے کے مفہوم میں ہرگز نہیں آسکتے بلکہ اس لفظ حرث کو استعمال کرکے اللہ تعالےٰ نے لونڈی بازی وغیرہ سے بھی سخت ممانعت کردی۔ کیونکہ اُن کے رحم بھی منبع نسل انسانی نہیں رہتے بلکہ زمین شور کے حکم میں آجاتے ہیں۔ اور اس جگہہ لفظ ارض وغیرہ کا بجائے حرث کے نہیں استعمال کیا جسمیں کسیکو شبہہ پڑتا۔ کیونکہ اگرچہ ایک لحاظ سے حرث بھی زمین ہے اور جسقدر اقسام کے قطعات زمین پہاڑی۔ ریتلے۔ ملائم و سخت اور شور ہوتے ہیں وہ سبھی جنسیت کے لحاظ سے زمین ہیں۔ مگر حرث اُسی قطعہ کو کہا جاویگا جو زراعت کے قابل ہو۔ اور باوجود مختلف نام ہونیکے پھر امتیاز نکرنا اور ایک لفظ کے اصل مفہوم کو چھوڑ کر شرارت اور بدذاتی سے دوسرے معنے جو اُسکے مفہوم میں ہرگز آہی نہیں سکتے۔ جوڑلینے اور خلق اللہ کو دھوکا دینا یہہ خبیثوں اور احمقوں کا کام ہے جن کو راستی اور دیانت سے کوئی کام نہیں اور کیسی ہی کھری چیز اُن کے ہاتھہ پر دھری جاوے اُن کو وہ کھوٹی ہی نظر آتی ہے۔ اور اس قسم کے لوگ ایسے بیحیا ہوتے ہیں کہ اگرچہ کوئی حکیم اُن کو بار بار کے علاج کے لئے بلادے بھی۔ تو بھی رُخ نہیں کرتے۔ اور خبیث پن پر ہی رہتے ہیں۔

شاید اسکے سمجھنے میں کوئی کسر رہگئی ہو تو میں اُسکو اور واضح کرکے لکھتا ہوں۔ دیکھیئے! آپ کی اکثر والدہ۔ بہن بیٹی۔ بیوی وغیرہ ہونگی۔ تو اگرچہ یہہ سب بلحاظ نوعیت کے انسان ہیں۔ اور اناث میں داخل ہیں۔ مگر بلحاظ رشتہ کے اور عظمت کے سب الگ الگ حکم میں ہیں۔ اور اسی لحاظ سے مختلف نام رشتہ داری کے ہیں۔ آپ اپنی بیوی کو بہن یا ماں ہرگز نہ کہینگے۔ اور نہ ماں یا بہن کو بیوی کے حکم میں لے لینگے پھر اگر آپ کو کوئی شخص آپ کی بیوی کے ساتھہ حقوق زوجیت بجالانیکو کہے تو کیا آپ اس دھوکہ میں آکر کہ عورتیں سب ایک ہی ہیں اور اناث کے حکم میں ہیں۔ ماں بہن اور بیوی میں امتیاز نکرینگے؟ اور بجائے بیوی کے ماں یا بہن پر جا پڑینگے۔ مگر مجھے امید نہیں کہ آپ ایسا کرینگے۔ تو پھر جس حالت میں لفظ حرث زمین کے اُس قطعہ پر دلالت کرتا ہے جو خاص پیداوار کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے اور اس سے دوسرے معنے خلاف فطرت اور خلاف مفہوم حرث لینے اگر کام ہے تو کسی شرارت کے پتلے ہی کا کام ہے۔ بلکہ اگر خدا کی طرف سے چشم بینا عطا ہوتی تو اس سے قرآن کی عظمت اور شان نظر آتی۔ کہ جسنے ایک لفظ استعمال کرکے دوسری ہر ایک قسم کی بدکاری خلاف فطرت مثلاً لواطت دست نے لی لونڈی بازی وغیرہ کی راہ بند کردی۔ اور جسنے لفظ لفظ میں انسان کو ٹھوکر کھانے سے بچایا۔ مگر بدنصیب لوگ جنکو یہہ آنکھ عطا نہ ہوگی اُنکو سوجھنی سے کیا کام؟

سوم۔ آپنے چند ایک سوالات دریافت کئے ہیں۔ سوال اول چونکہ آپنے میرے سوالات کا جو پرچہ اول میں آپ کی طرف لکھے گئے تھے جواب نہیں دیا اسلئے میں غلط بحث کرنا نہیں چاہتا۔ کیا جواب دینے کا یہی طریق ہوتا ہے؟

دوسرے یہہ کوئی نئی بات نہیں ہے جو آپنے لکھی ہے سلطان القلم اور فخر اسلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تصنیفات میں ان سب کا جواب بطور اصول کے دیدیا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ میں نے صرف آپکی طرف خط واسطے دریافت کرنے حوالہ جات کے لکھا تھا نہ کہ بحث مباحثہ کے لئے۔ جس حالت میں کہ ایک شخص بتائید حیات کل قوم اسلام کی طرف سے امام اور پیشوا ہو کر وکالت کا کام کر رہا ہے اور جسنے اپنی زندگی اور آرام بھی کام کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ کہ ہر ایک دینی صداقت کو قرآن کریم سے حسب مقتضائے فطرت انسانی و قانون قدرت نکالکر اور ثابت کرکے دکھاوے تو آپ کے اور آپکے ذرا ذرا تکرار سے کیا فائدہ ہے؟ اگر آپ حضرت مرزا صاحب کی تصنیفات ایک محقق حق کی نظر سے مطالعہ فرمائیے۔ اور راستی کے سچے طالب بنکر قدم دھرئیے تو وہ کتب ہر ایک قسم کے اعتراض کے جواب میں مثل ایک مل کے ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین کو ایک بڑی مرض یہہ لگی ہے کہ وہ اصل کتاب کو مطالعہ نہیں فرماتے۔ مخالفین جو چند ایک سطور کا اختصار محض بے انصافی سے محل اعتراض بناکر درج کرتے ہیں اُسی پر اکتفا کرتے ہیں کہ جس سے مدعی کا اصل مدعا نہیں کھلتا۔ اسلئے میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ مرزا صاحب کی کتب جو انہوں نے تحقیق حق اور ابطال باطل کے لئے لکھی ہیں۔ ایک سلیم دل سے مطالعہ فرماویں اور فیصلہ کے لئے جو معیار اُن میں بیان کئے گئے ہیں اُنپر غور کریں کہ بجا ہیں یا نہ۔ پھر اگر بجا ہیں تو اپنی سماجہ کے ممبران اعلیٰ سے دریافت کریں کہ آپ اس طریق درست سے کیوں فیصلہ نہیں کرتے۔ تاکہ دھندا پاک ہو۔ جب آپ کی جماعت کا کوئی اعلیٰ ممبر فیصلہ کرے تو وہ کل قوم کی طرف سے ہوگا۔ اور دراصل تو حال میں اس امر کا فیصلہ ہو بھی چکا ہے کیونکہ پنڈت لیکھرام کی موت اہل اسلام اور آریہ صاحبان کے مابین ایک فیصلہ ناطق ہے۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب نے خود اپنے خط میں تحریر کردیا تھا کہ اگر آپ کی پیشینگوئی پوری ہوگئی تو یہہ دونوں مذہبوں میں بطور فیصلہ ہوگی۔

لیکن جب وہ پیشینگوئی اسلام کے حق میں بطور فتح و نصرت کے پوری ہوگئی اور لیکھرام صاحب نے اپنی گالیوں کا خمیازہ بھگت لیا تو کسی نے حق کی طرف رُخ نہ کیا۔ اور جھوٹا الزام لگایا کہ مرزا صاحب نے قتل کرادیا۔ اگر اسکا کوئی ثبوت ہوتا تو آریہ قوم مرزا صاحب کو گرفتار کرا سکتی تھی۔ جب اُن کے پاس کوئی گواہ بلا ملا مرزا صاحب کو ملزم کرنے کو نہ رہا تھا تو تسکین خاطر کے لئے قسم بھی کی گئی تھی۔ مگر اُسپر بھی کوئی نہ نکلا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ جب مقدمہ میں کوئی گواہ نہو تو اکثر قسم پر فیصلہ ہوا کرتا ہے۔

اور یہہ آپ کا حق ہرگز نہیں ہے کہ آپ کسی مسئلہ اسلامی پر بلحاظ غلط سمجھنے معنے کے حملہ کریں۔ آپ پر واجب ہے کہ جب کسی آیت قرآن شریف پر اعتراض

یا سمجھنے آدی تو مدعی اسلام سے اول اُسکا مطلب دریافت کریں تاکہ لاعلمی میں آپ اُسکا غلط مطلب سمجھ لیویں۔ جیسے کہ آپنے اسی آیت میں کیا۔ جس کی تفسیر میں آپ کو تبلائی ہے دیکھیئے! حضرت مرزا صاحب نے پیشتر اسکے کہ مسئلہ نیوگ پر قدم اُٹھائے۔ بذریعہ ایک اشتہار کے کل ممبران آریہ سماج سے دریافت کرلیا کہ جو معنے نیوگ کے میں نے تحقیق کیئے ہیں اگر وہ نہیں ہیں تو کوئی آریہ بتلائے۔ بعد تحقیق کے پھر آپ نے رسالہ آریہ دھرم لکھا۔ اگر آپنے یہہ رسالہ دیکھا ہوتا تو آپکے کل سوالوں کے جواب اُسی میں حل ہو جاتے۔ یہہ اسلام کا اخلاق ہے کہ وہ بغیر تحقیق اور دریافت کے کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ دُور کیوں جاؤ؟ اگر اسی آیت کو آپ قرآن میں دیکھتے اور کل رکوع کو پڑہتے تو آپکو بخوبی معلوم ہو جاتا کہ کل مضمون کا سباق سیاق ہرگز خلاف قدرت تعلیم نہیں دیتا اور اس سے قبل اور مابعد کی آیات اس آیت کی تفسیر کرہی ہیں۔

اب پیشتر اسکے کہ آپ مجھسے کوئی خط و کتابت کریں لازم ہے کہ اول کتب مرزا صاحب کی مطالعہ فرماویں جنکی تفصیل یہہ ہے براہین احمدیہ، سرمہ چشم آریہ۔ شحنہ حق۔ آریہ دھرم۔ استفتاء۔ اور وہ اشتہارات جو لیکھرام کی موت پر نکلے تہے۔ بعد ازاں بذریعہ اخبار کے اپنی کل سماج سے دریافت کریں کہ آپ فیصلہ شدہ امر کو کیوں قبول نہیں کرتے یا اگر شکوک ہیں تو مدعی کے دعاوی بذریعہ اُن فیصلوں کے کیوں نہیں توڑتے جو وہ پیش کرتا ہے اور حق و باطل میں یاد رہے کہ اس سے بڑھکر فیصلہ کرنیوالی کوئی چیز نہیں جو مرزا صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔

اول یہہ کہ ہر ایک کتاب آسمانی کا اپنی تعلیم میں کامل بہ کل وجوہ اور ہر دینی صداقت پر حاوی اور ہر صورت میں بےنظیر ہونا ضروری ہے۔

دوم یہہ کہ جیسے امراض ہر زمانہ میں ہوتے ہیں تو حکیم بہی ہوتے ہیں پہر سلسلۂ الہام جبکہ انسان کی ہدایت کیلئے ضروری ہے تو وہ کیوں بند ہو گیا؟

سوم۔ جو مذہب سچا ہوتا ہے اُسکی پیروی سے خدا کی رضامندی ہونی چاہیئے۔ اسلئے تم لوگ مرزا صاحب کے مقابلہ پر نکلو۔ اور دُعا کرو جو مذہب سچا ہوگا۔ آخر اُسی کی سُنی جاویگی۔

یہہ تمام باتیں آجتک آریہ قوم کے روبرو پیش کی گئیں مگر کسی کو قبول نہ کیا۔ صرف دعوائے بلا دلیل پیش کئے جاتے ہیں کہ جن سے خود ہر بار ملزم ہوئے رہتے ہیں۔

یہہ بہت خوشی کی بات ہوگی کہ آپ پہر اس سلسلۂ تحقیق حق کو ملاکر جنبش یک ممبران سماج کو فیصلہ کے لئے دوبارہ نکالیں۔ جو اُن کا فیصلہ ہو وہ ہمیں اور آپ کو منظور ہونا چاہیئے۔ اور ایسے ہی فیصلہ کا اثر اکثر قوموں اور پبلک پر پڑا کرتا ہے۔ ورنہ میرا یا آپ کا اثر کیا ہے جسے شایع کریں۔ امید ہے کہ آپ میری اس رائے سے متفق ہوں گے۔ اور بجائے اسکے کہ مجھے کچھہ لکھیں اول کتابیں اصل مطالعہ فرمائیے۔ یا اپنی سماج کو بذریعہ کسی اخبار کے تحریک کریئے۔

یاد رہے کہ لاہور میں جو جلسہ اعظم مذاہب دسمبر ۱۸۹۶ء میں ہوا تہا۔ وہ بہی فیصلہ ناطق ہے۔ اور کیا خوب ہو کہ آپ کی تحریک سے کوئی اور تیسرا فیصلہ ناطق ہو جاوے۔

مرزا صاحب عنقریب ایک کتاب لکھنے والے ہیں جسمیں مخالفین اسلام کے کل اعتراضوں کا جواب دیا جاویگا۔ آپ اپنی سماج کو لکہیں کہ اپنے اعتراض لکہکر روانہ کردے اور آپ بہی اپنے اعتراض معرفت اپنی سماج کے وہیں روانہ فرماویں۔

مسئلہ اہل اسلام کی فہرست مرزا صاحب نے کتاب آریہ دہرم کے صفحہ ۳۰ پر لکھی ہوئی ہے۔ جب آپ اُس کتاب کو تحقیق حق کی نظر سے دیکھینگے تو اُس میں خود آپ کو نظر آجاویگی۔ اور اُس میں ہر ایک کتاب کا نام الگ الگ لکھا ہوا ہے۔

بالآخر لالہ صاحب! میں آپکو وصیت کرتا ہوں کہ اس دنیائے چند روزہ کے لئے یہہ عناد اور تعصب اور بخل و کینہ و حسد وغیرہ خدا تعالےٰ کے نیک بندوں سے رکہنا اچہا نہیں۔ آپ صحت نیت سے طالب حق بن کر حق کی تلاش کریں۔ ہر ایک امر یا تحریر کی رد کا ارادہ دل میں رکہنا اور تحقیق شدہ امر پر ہٹ دہرمی سے بحث کرنا اور لاعلمی کی حالت میں قرآن کی آیات کا غلط مطلب سمجھکر اعتراض کرنا اور اسلام کے مدعیوں سے اُسکے معانی نہ دریافت کرنے اور بلاتحقیق اپنی آبائی تقلید پر جمے رہنا اور دامی الی الحق سے ملکر اُس سے حق نہ دریافت کرنا یہہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ فخر کی بات یہہ ہے کہ ہر ایک امر کو بذات خود تحقیقی نظر سے دیکہا جاوے اور کسی کی خیانت سے بہری ہوئی تحریر یا تحقیق یا تقریر پر اعتبار نہ کیا جاوے جب تک خود اصل کتاب کو نہ مطالعہ کرلیا جاوے۔ پہر اگر اُسمیں حق کا غلبہ معلوم ہو تو ہزاروں دُکھ بہی برداشت کرکے حق کو قبول کیا جاوے اور کوئی دنیاوی ننگ و ناموس بہی قبول حق میں مانع نہو۔ آپ خود ہی انصافاً دل میں غور کریں کہ اگر آپ کسی چہوٹی سی تفسیر میں ہی اس آیتہ کو جو آپنے لکھی ہے دیکھ لیتے تو آپکو اسقدر ٹہوکر کہانی پڑتی؟ معترضین کی کتابوں کو صرف دیکھنے سے یہی نقصان ہے جو آپنے اس آیتہ میں دیکھ لیا ہے لہٰذا آیندہ آپ اس اصول کو چہوڑدیں اور جب کوئی مقام بایحل اعتراض معلوم ہو تو اُس مذہب کے مدعی سے دریافت کرکے رفع شکوک کرالیا کریں۔ آپ مرزا صاحب مدعی اسلام کی اصل کتب اول صحت نیت سے مطالعہ فرماویں۔ پہر جو آپ کے دل میں شکوک رہیں۔ یا اُن کتب کے مقابلہ پر آریہ صاحبوں کی کتب میں غلبۂ دلایل معلوم ہو تو اُن کو مصنف کتب سے دریافت کریں۔ آجکل خط و کتابت پر کوئی زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔

آپنے جو سوالات لکھے ہیں اُن کے جوابات اکثر تو کتاب آریہ دہرم میں حضرت مرزا صاحب نے دیدیئے ہوئے ہیں۔ یہہ کوئی نئے سوال نہیں ہیں۔ یہی تو بددیانتی ہے کہ آپ لوگ بغیر ہماری کتب کے مطالعہ کیئے کے بار بار وہی سوال کرتے جاتے ہیں مجھے فرصت نہیں کہ نقل کروں اگر مناسب جانا گیا تو قادیان سے جو اخبار "الحکم" نکلتا ہے اُسمیں کوئی ہماری جماعت کا اعلیٰ ممبر آپکے سوالوں کے جوابات شایع کرادیگا۔

راقم
خاکسار م۔ ا

آزمایش کیلئے کوئی نہ آیا ہرچند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

سلامت روی اور حقائق حق مطلوب ہو تو سب کچھہ ہو سکتا ہے لیکن کجروی اور شرارت مقصود ہو تو کیسی ہی آسان سے آسان اور عمدہ ترین صورت فیصلہ پیش کی جاوے بداندیش مخالف اوس پر نہیں آتے۔ حضرت اقدس نے ہر طرح سے چاہا کہ یہ لوگ اور دوں کو بلاکت میں نہ ڈالیں اور اُس شقاوت اور قہر الٰہی سے محفوظ رہیں جو مامور من اللہ کے انکار سے پیدا ہوتا ہے مگر بداندیش مخالفوں نے ہر طریق فیصلہ کو استہزا ہی کی نظر سے دیکہا اور بدظنی سے سب و شتم کا نشانہ بنایا مباہلہ کے لئے بلایا گیا تو مستور الحال اور محجوب الاسم ہو کر گالیوں سے بہرے ہوئے۔ جہوٹ اور افترا کی نجاست سے لبریز اشتہار شایع کردئے۔ حال ہی میں ایک اشتہار پہونچا ہے۔ جسمیں گو بٹالوی صاحب کا نام مشتہر نہیں مگر وہ ان کے الفاظ اور طرز تحریر کو جاننے والے کہہ اُٹھتے ہیں سو بہرنگے کہ خواہی جامہ میپوش۔ من انداز قدت را مے شناسم گالیوں کا جواب دینا ہمارا شعار نہیں عنقریب۔ روح اور راستی سے بہرا ہوا جواب دیا جاوے گا کیونکہ ان لوگوں کی جو مامور من اللہ اور عباد الرحمٰن ہوتے ہیں یہی شان ہے واذا خاطبہم الجاھلون قالوا سلاما پبلک خود فیصلہ کرے گی۔

اسٹنٹ سرجن

ہمارے محترم بہائی مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے وزیر آباد تبدیل ہوئے جس قدر عزت و احترام کے ساتہہ آپ کو لاہور میں ریونگ پارٹی دی گئی اس سے آپکی ہر دلعزیزی ثابت ہوتی ہے ہم مفصل حال اگلے اشو میں درج کریں گے۔

روئیداد میونسپل کمیٹی بٹالہ

نقل رزولیوشن نمبر (۱) جلسہ خاص منعقدہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۸ء

مسودہ بائی لاز مرتبہ صاحب سکرٹری بہادر گورنمنٹ پنجاب آج جلسہ خاص میں پڑھا گیا تو غور کرنے پر معلوم ہوا کہ بعد تجویز ہونے مسودہ بائی لاز کمیٹی کے بیرون دروازہ اچسن بمنظوری ۱۵ ر نومبر ۱۸۹۷ء صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ زیر دفعہ (۹۸) ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء ایک جھٹکا خانہ واسطے ذبح کرنے فروختی ایسے حیوانات کی جنکا ذکر ان بائی لاز میں درج ہے مقرر ہو چکا ہے اسواسطے لفظ جھٹکا خانہ کا بھی بغرض متعلق ہونے ان بائی لاز کے ایزاد ہونا ضروری ہے اور نیچے بھیڑ بکری کے بصراحت واسطے رفع حجت بائی لاز میں درج ہونے واجب ہیں اور مکان جھٹکا خانہ کرایہ پر ہے شاید کسی وقت تبدیل کرنا پڑے اسواسطے بائی لاز نمبر (۱) کے اخیر پر عبارت (یا آئندہ اس مطلب کیواسطے مقرر کرے) ایزاد ہونی ضروری معلوم ہوتی ہے اور ذبح خانہ و جھٹکا خانہ کی صفائی بذمہ کمیٹی ہے ماشکی و خاکروب کمیٹی کا مقرر ہے مالک حیوان قابل ذبح کا کوئی تعلق فضلہ وغیرہ اوٹھانے سے نہیں ہے اسوجہ سے بائی لاز نمبر (۸) کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی لہذا قرار پایا کہ کمی و بیشی مذکورہ ضروری کر کے مسودہ حسب ذیل مناسب ہے جو کسی وجہ سے خلاف منشاء گورنمنٹ معلوم نہیں ہوتا اور مسودہ مرتبہ کمیٹی قبل اسکے حسب ضابطہ مشتہر ہو چکا ہے اوسمیں کوئی ایسی تبدیلی نہیں ہوئی جسکے مکرر مشتہر کرنے کی ضرورت ہو نقل اس مسودہ کی برائے منظوری گورنمنٹ بخدمت جناب والاشان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مرسل ہووے اور گذارش کیا جاوے کہ ہر دو قواعد متعلقہ ذبح خانہ مندرجہ اشتہار نمبر (۳۵۸) مورخہ ۲ ر جون ۱۸۹۵ء گورنمنٹ پنجاب بدستور قائم ہیں۔ (۱) یہ بائی لاز اوس مذبح و جھٹکا خانہ سے متعلق ہیں جو میونسپل کمیٹی نے اوہری دروازہ و اچسن دروازہ سے باہر بمنظوری صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ زیر دفعہ (۹۸) میونسپل

ایکٹ پنجاب بھیڑوں اور بکریوں فروخت کرنے کے ذبح کرنے کے واسطے جنہیں بھیڑ اور بکری کے بچے بھی شامل ہیں مقرر کیا ہے یا آئندہ اس مطلب کیواسطے مقرر کرے۔ (۲) ذبح و جھٹکا خانہ وقت مفصلہ ذیل پر کھلینگے سن ابتدا سے یکم اپریل لغایت ۳۰ ستمبر چھ بجے صبح سے آٹھ بجے صبح تک۔ سن ابتداء سے یکم اکتوبر لغایت ۳۱ مارچ سات بجے صبح سے نو بجے صبح تک ان گھنٹوں میں ہر ایک شخص زیر شرائط ان بائی لاز کی باد ادائے فیس مندرجہ قاعدہ نمبر (۴) ذیل بھیڑ یا بکرہ اور ان کے بچے ذبح کر سکتا ہے سوائے ان کے اور کسی قسم کا حیوان مذبح جھٹکا خانہ میں ذبح نکیا جاویگا۔ (۳) کوئی شخص سوائے اوقات مندرجہ قاعدہ نمبر (۲) بدون اجازت انسپکٹر کسی حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر (۱) کو کسی وقت ذبح کرنیکا مجاز نہ ہوگا۔ (۴) کوئی شخص کسی حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر (۱) کو ذبح کرنیکا مجاز نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ انسپکٹر یا اور کسی عہدہ دار کو جو اس مطلب کیواسطے مقرر کیا گیا ہو ہر ایک ایسے حیوان کیواسطے ۲/ پائی فیس فی راس پیشگی ادا نکرے۔

(۵) کوئی حیوان (مندرجہ قاعدہ نمبر ۱) ذبح نکیا جاویگا تاوقتیکہ انسپکٹر ذبح خانہ یا دیگر عہدہ دار جو اس مطلب کیواسطے مقرر کیا گیا ہو اوسے انسانی خوراک کے قابل تسلیم نکرلیوے۔ اور اس غرض کیواسطے مقررہ نشان سے نشان زدہ نکردیوے اس بائی لاز کے روسے انسپکٹر کے فیصلہ کا اپیل میونسپل کمیٹی میں ہوگا۔ (۶) کوئی شخص بیمار یا خراب صحت والے (حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر (۱) کو ذبح میں لانے یا ذبح کرنے یا کرانے کا مجاز نہوگا۔ (۷) بصورت کسی بیمار یا خراب صحت والے حیوان (مندرجہ قاعدہ نمبر (۱) کے ذبح میں لے جانے یا ذبح کرنیکی مالک یا جسکی تفویض میں وہ حیوان ہو بمجرد اسکے کہ اُسکو اُسکی بیماری یا خراب صحت کی خبر ہو اس امر کی اطلاع انسپکٹر کو دیوے اور اُس حکم کی تعمیل کرے جو وہ اُس حیوان کی علیحدگی یا اُس لاش کے لیجانے یا تلف کرنیکی بابت دیوے (۸) انسپکٹر یا دیگر عہدہ دار جو اس مطلب کیواسطے مقرر کیا گیا ہو اُسکے فرایض حسب ذیل ہیں۔ (۱) مذبح و جھٹکا خانہ میں اُن گھنٹوں کے اثنا میں جو بائی لاز نمبر (۲) میں مقرر ہیں موجود رہے (۲) فیس مقررہ حسب بائی لاز نمبر ۴ وصول کرے۔ (۳) ذبح کرنیسے پہلے ہر ایک حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر ۸ کو ملاحظہ کرے اور اُنپر جنکو وہ انسانی خوراک کے قابل سمجھے نشان کرے۔ (۴) تمام ایسے حیوانات یا نعشوں کی نسبت جو انسانی خوراک کے ناقابل ہوں ایسے طریق سے کارروائی کرے جو اس بارہ میں کمیٹی کے عام یا خاص حکم کے مطابق ضروری متصور ہو۔ (۵) مذبوح بھیڑوں یا بکروں اور انکے بچوں کی تعداد ایک رجسٹر میں درج کرے اور اُسکی رپورٹ بنا بر اطلاع [illegible] کمیٹی میں بھیجدیوے۔ (۶) ہر ایک روزانہ کام کے اختتام پر دیکھنا کہ مذبح پورا پورا صاف اور بدبو سے پاک ہو گیا ہے اور فضلہ ایسی جگہ گرایا گیا ہے جو کمیٹی نے اس غرض کیواسطے مقرر کی [illegible]

ہم لٹاتے ہیں آج لعل وگہر ٭ نہ رہے کوئی لاولد مضطر ٭ اعنی ہے حق میں ہر بشر کے پسر ٭ لعل و دُرِّ یتیم سے بڑھ کر

جس کو ہو فضل ایزدی در پیش ٭ [illegible]

[illegible]

شفاخانہ یونانی شیخ نظام الدین امرتسر

اظہار بشارت:- ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و اسناد بیشمار سے کما حقہ اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں حسب خواہش عام لفاظی یا فقرہ بازی کا کام ہے۔ مرد میدان بن کر آئیں۔ شرطیہ دوا آزمائیں۔ جھوٹوں کو سچا۔ اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں ٭

معیار صداقت:- بالا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے۔ اور شرطیہ میں اقرارنامہ اسٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے۔ جس کا اس پر بھی یقین نہ آوے۔ وہ مچلکہ لکھوالے۔ اگر مراد پوری نہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ جرمانہ لو۔ صحت کے طالبو! اولاد کے آرزومندو! اپنیہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خداداد کی منادی ہے۔ عام مبارکبادی ہے ٭

اس خادم الاطبا کو ۲۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقرا، کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد فرزند نرینہ و حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر ع خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ ادویہ تو وہی ہونگی۔ مگر نمبر اول۔ کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ ہے۔ اور (۲) تونگر عہد دار خرچ دو چند سے دو ائیں لیجائیں اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی بجاہ علاوہ خرچ دوا دیکر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے لئے امید بر آئے۔ بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لیجائے۔ (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دیکر اقرارنامہ آمدنی دو ماہ لکھدے۔ بشرط پیدایش نرینہ بمیعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے (۵) بعد تصفیہ شدہ فیما بین معتبر شخص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدیں۔ بشرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ۔ جرمانہ حسب قرارداد قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرادی۔ شرطیہ اقرارنامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھادی۔ اگر علاج میں شک ہو تحقیق کر لو۔ مراد پانے پر دنیا کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے گھر نہیں ہے برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گمنام وہ پشت ہے جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص کا مطلب ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے جن ماؤں نے زندگی دوبارہ پائی اور جن کی دلی مراد بر آئی۔ ان کی تحریریں ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذاء و پرہیز ٹکٹ ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا سوالیان ریاست و امراء حسب منشاء خود

شرائط مندرجہ سے مستثنی ہیں ٭

نمبر	نام مرض	[illegible]	نمبر	نام مرض	[illegible]	نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت
۱	جس کے اولاد نہو۔	[illegible]	۱۰	قولنج دوری۔	[illegible]	۱۹	لقوہ۔	[illegible]	۲۸	نل اترنا۔	[illegible]
۲	جس کی اولاد ہو ہوکر مرجاوے۔	[illegible]	۱۱	سوزاک۔	[illegible]	۲۰	بھگندر۔	[illegible]	۲۹	طول و عرض و عمق و زائد	[illegible]
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہو۔	[illegible]	۱۲	سرعت۔	[illegible]	۲۱	ناسور۔	[illegible]	۳۰	خضاب سالانہ۔	[illegible]
۴	جسکا حمل ۷۔ ۸ ماہ گرجاوے۔	[illegible]	۱۳	جریان۔	[illegible]	۲۲	بواسیر خونی و بادی۔	[illegible]	۳۱	نزلہ و زکام۔	[illegible]
۵	کمزوری۔	[illegible]	۱۴	غلط کاری۔	[illegible]	۲۳	ادبزنگ۔	[illegible]	۳۲	تسہیل ولادت۔	[illegible]
۶	مرگی۔	[illegible]	۱۵	گنٹھیہ۔	[illegible]	۲۴	ضیق النفس۔	[illegible]	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب۔	[illegible]
۷	تب دق۔	[illegible]	۱۶	سفیدی آنکھ۔	[illegible]	۲۵	لیہہ۔	[illegible]	۳۴	بخار تجربہ و چوتھائیہ و روزانہ۔	[illegible]
۸	ضعف باہ۔	[illegible]	۱۷	ضعف بصر۔	[illegible]	۲۶	آتشک۔	[illegible]	۳۵	ضعف ہضم۔	[illegible]
۹	ضعف جگر۔	[illegible]	۱۸	سبل۔	[illegible]	۲۷	آتشک گل بدن۔	[illegible]	۳۶	سر سام۔	[illegible]

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں ٭

ممیرے کا سرمہ

مُصدّقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست - اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دُھند - جالا - پڑدال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی بہی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ ۱۲ - خالص ممیرہ فی ماشہ ۵ روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دل سے بچنا چاہئیے **المشتہر پروفیسر میا سنگہ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور**

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو مسٹر میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو منزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی جانا - دُھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شئے نہیں ہے - اسے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے - مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئیے - اسلئے میں بلا شک و شبہہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے راقم ڈاکٹر ڈی ام سالگلے صاحب بہادر ایم بی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلستان) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ مسٹر میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے جسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسماۃ اکرم بیوی عمر ۲۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھ کی پلکوں میں خرخرے دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑے ہوئے تہے - آنکھیں بہت سرخ اور دُکھتی ہوئی تہیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تہا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تہا کہ سوئی میں دہاگا بہی نہیں پرو سکتی تہی - اور ان تمام کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکہی جاتی تہیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تہی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) جناب میا سنگھ صاحب تسلیم بعد تعظیم! شاید آنجناب کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تہا جس نے جادو کا اثر دکہلایا - یعنی ایک دوکاندار مسمی دولا مل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تہا اور بسبب پتلی پر پہیل جانیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تہی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا - اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی - اور مریض دعاگو ہے - بندہ بہی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے جو آپنے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے لہٰذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلا تعلق تاکید کرتا ہے کہ ہر وقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم (ممیرے کا سرمہ) کی استعمال کرنیکا موقعہ ہرگز ہاتہ سے نہ دیں - لہٰذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل عنایت فرماویں راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڈہ ڈسپنسری شملہ

(۴) جناب من! میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکمار اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دُھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے - ایکتولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بہیجدیں -

دستخط سردار صالح محمد خان دُرّانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان

۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بہی فرضی ثابت کر دے - اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائینس بنک میں پانچ سنہ ۱۹۰۶ء کو جمع کیا گیا ہے -

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائیٹر کیلئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا